سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

فواحش و منکرات کے اسباب اور تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمان الرحیم.

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ[سورۃ الانعام 151]

ترجمہ:۔ کہہ دو آؤ میں سنادوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور نہ مار و اپنے اولاد کو مفلسی (کے خوف سے) رزق ہم دیتے ہیں تمکو اور ان کو اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ ظاہری ہو یا باطنی اور قتل نہ کرو اس جان کو جس کا قتل حرام کیا اللہ نے مگر حق پر تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

اہل جہنم کو سزا کیوں:

وعن اسامۃؓ قال قال رسول الله ﷺ یجاء بالرجل یوم القیامة فیلقی فی النار فتندلق اقتابه فی النار فیطحن فیها کطحن الحمار برحاهٗ فیجمع اهل النار علیه فیقولون ای فلان ماشانک الیس کنت تامرنا بالمعروف وتنها ناعن المنکر قال کنت آمر کم بالمعروف ولم آتیه وانهاکم عن المنکر و آتیه (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زیدؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن (ماموراٹ ومنھیات کے مقدمات کے فیصلہ کے موقع پر) ایک شخص کو پیش کیا جائے گا جسکو جہنمی کے حقدار کی حیثیت سے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جہنم کے شدید ترین تپش، حرارت اور تکلیف کیوجہ سے جہنم پہنچنے سے پہلے اسکی انتڑیاں فوراً باہر نکل پڑیں گے اور وہ اپنی انتڑیوں کو اپنی ٹانگوں سے ایسے پامال کرے گا جس طرح چکی میں چلنے والا گدھا اپنی چکی کے ذریعے آٹے کو پیتا ہے یعنی چکی کو گھمانے والے گدھے کی طرح یہ شخص خود اپنے انتڑیوں کے گرد چکر لگائے گا۔ تاکہ اپنے ہی انتڑیوں کو مزید کچلتا رہے۔ اس دوران اور جہنمی و فاسق و بد کردار

اس کے ارد گرد جمع ہو کر اس سے سوال کریں گے '' کہ اے فلاں شخص'' (تمہارا برا حال کیوں ہے) تم تو دنیا میں (ہمیشہ) ہم کو نیک کام کرنے کی نصیحت اور برے یعنی گناہوں اور فحشاء سے بچنے کی تلقین کرتے عذاب میں مبتلا یہ شخص ان سوال کرنے کو جواباً کہے گا ساتھیو میں بیشک تمہیں نیکیوں کی ترغیب دیتا اور خود اس پر عمل نہ کرتا اسی طرح تمہیں گناہوں سے بچنے کا کہتا مگر خود ان گناہوں سے باز نہ آتا''

گناہ کے اسباب: محترم ساتھیو! آپ کو یاد ہوگا کہ شاید تین ہفتوں سے مذکورہ آیت کریمہ کی تلاوت اور ایک نئے ارشاد نبوی ﷺ کو بھی ذکر دیتا ہوں' حدیث مقدمہ کا ذکر بھی اس مناسبت سے کرتا ہوں کہ اس آیت کریمہ میں جن گناہوں کا سبب بننے والے اعمال کا ذکر اور ان سے جان بچانے پر زور دیا گیا ہے۔ حدیث طیبہ بھی اسی دن جس قبیح عمل سے بچنے کا رب کائنات فرمارہے ہیں۔ ان بداعمالیوں کے ساتھ تعلق ہے جسے آپ کے سامنے بیان کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پہلے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا یعنی غیر اللہ پر اعتماد کر کے اسے اپنا حاجت روا اور معبود سمجھنا۔ دوسرا والدین جنہیں قرآن وحدیث میں اللہ و رسولؐ نے بڑے تاکید اور اہمیت سے بیان کر کے ان کی جائز تابعداری کو اجاگر فرمایا ہے۔ تیسرا اپنے ہی جگر گوشوں اور اولاد کو اس خوف سے ہلاکت کے وادیوں میں داخل کرنا کہ ان کی پرورش اور پالنے میں مالی خسارہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیت میں ذکر کردہ دو گمراہیوں کا ذکر باقی ہے جنہیں آج بیان کرنے کی کوشش کرونگا ۔ جن میں ایک یہ کہ ہر قسم کے بے حیائی اور فواحش سے کنارہ کشی اور دوم یہ کہ کسی بے گناہ کی روح اور جان کو ضائع کرنے سے ممانعت فرمائی گئی۔

بے حیائی سے اجتناب کی تلقین: آیت کریمہ میں بے حیائی اور فحش کاموں کا کرنا تو دور کی بات ہے ان کے قریب جانے سے بھی منع کیا گیا قرآنی کلمات'' ولا تقربو الفواحش ما ظهر منها وما بطن'' ہیں مقصد یہ کہ بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں قران مجید اور احایث مبارکہ میں ہر اس کام کو فاحشہ کہا جاتا ہے جس کے اثرات برے ہوں اور متعدی یعنی دور دور تک پہنچیں۔ اس معنی کے اعتبار سے فحاشی کا دائرہ کافی وسیع ہے کہ فحاشی کا اظہار صرف اعمال میں نہیں ہوتا بلکہ ہر وہ کام جو زبان سے ہو یا ہاتھ پاؤں سے ہو یا دل سے ہو اور اسکے اثرات برے ہوں تو وہ فحش کام ہیں اسلئے اس آیت میں بھی فواحش کا مطلق ذکر کیا کہ فحاشی عام ہے خواہ ظاہری ہو یا باطنی ۔عمل سے ہو یا قول وقلب سے لوگوں کے سامنے یا کمرہ اور غار کے اندر کیوں نہ ہو' ہر قسم کی فحاشی حرام ہے۔

فحاشی اور منکر کے تعریف میں دو گروہ: بدقسمتی سے آج مسلمان فحاشی اور منکر کے تعریف کرتے ہوئے دو کیمپوں میں تقسیم ہوئے۔ ایک حلقہ تو وہ ہے کہ قرآن وحدیث نے جس کردار کو فحاشی اور منکرات کے زمرہ میں شامل کیا۔ یقیناً اسے گناہ سمجھ کر اس سے اجتناب کا جتنا ممکن ہو سکے جان بچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور ایک طبقہ مسلم دنیا کے ایسے نام ونہاد ترقی پسند، ذہنی آوارگی اور آزادی قول وفعل کے قائل افراد پر مشتمل ہے جن کے نزدیک فحاشی کو فحاشی کہنا گناہ

کو گناہ کے نام سے موسوم کرنا یہ مولوی یا دین پسند لوگوں کی ذہنی اختراع ہے۔جن کو وہ انسان کی پیدائشی آزادی قول وعمل کی خلاف سمجھ کر ایسے لوگوں پر فوراً انتہا پسند کا ٹھپہ لگادیتے ہیں۔اسکی تہہ میں جس خباثت کی تخم ریزی ان کے ذہنوں میں ہوتی ہے اگر بظاہراس کے اظہار سے وہ کتراتے ہیں وہ یہی ہوتا ہے کہ نام تو مسلمان کا ہے مگران کے نزدیک ہرانسان خود مختار ہے خواہ مرد ہو یا عورت' بنیادی ومساوی حقوق کے نام پر مادر پدر آزادی کے قائل اپنے ان قبیح اور غیر شائستہ اعمال کو وہ اپنا پیدائشی حق کہلوا کر منع کرنے والے کو تنگ نظر ترقی میں رکاوٹ ڈالنے والا' بنیاد پرست اور قسم قسم کے غیر شائستہ ناموں اور القابوں سے نوازتے ہیں۔میڈیا' اخبارات اوراپنے تحریروں میں ان کو مطعون کیا جاتا ہے۔

فحاشی کا چرچا کرنے والوں کی سزا: حالانکہ ایسے لوگ جو فحش کام کرتے ہیں یا فحاشی کا چرچا کرتے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں بڑے واضح الفاظ میں تنبیہ آئی ہے ارشاد مبارک ہے:

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (سورۃ النور)

ترجمہ: بلاشبہ جولوگ مسلمانوں میں فحاشی کا چرچا کرتے ہیں تو دنیااور آخرت میں ان کیلئے دردناک عذاب ہے ۔اللہ جانتا ہےاور تم نہیں جانتے۔

فحش کا معنی ومفہوم: محترم حاضرین! فاحش فحش سے بنا ہے معنی بدخلق' کنجوس اور بخیل کے ہیں پھر اسکا اطلاق ہراس چیز پر ہوتا ہے جو حد سے بڑھ جائے۔یہاں مجلس میں طلباء اور علماء موجود ہیں ان کو معلوم ہے کہ رجل فاحش' اس فرد کو کہا جاتا ہے جو اپنے قول وفعل میں حد سے گزرنے والا ہو۔الفاحشہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو زنا کار'بہت سخت اور بدترین گناہ میں مبتلا ہو۔اسی طرح (قرآن) مجید میں فحشاء کے ساتھ منکر کے لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔جسکے معنی یہ کہ اللہ کے مرضی کے خلاف ''قول یا فعل' اسکے مقابلہ میں جس لفظ کا استعمال قرآن وحدیث میں ہوا ہے وہ معروف ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت: فحشاء اور منکرات سے نہ صرف یہ کہ خود بچنا ضروری ہے بلکہ حسب استطاعت اوروں کو معروفات پر راغب کرنا اور منکرات سے بچانا بھی امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش نہ کرنے والے گناہوں میں آلودہ لوگوں پر آفات قہر خداوندی عذاب سے دوچار ہونے والوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔ارشار نبویؐ ہے:

عن حذیفہ ان النبی ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذاباً من عندہ ثم لتدعنہ ولا یستجاب لکم (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت حذیفہ حضورﷺ سے روایت کررہے ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔تم یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو اگر یہ فریضہ ادانہ کروگے تو

عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے گا پھر تم اللہ سے بھی دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائیگی۔

معاصی کے ذرائع: آپ ذرا غور کریں آج ہم کن حالت سے گزر رہے ہیں ہر جگہ فحاشی اور بے حیائی کا دور دورا ہے جدھر نظر دوڑائیں۔۔۔ بے حیائی ہی بے حیائی، گھر میں ٹی وی دنیا کے حالات سے باخبر رکھنے کیلئے موجود ہے تو اسکا دوسرا رخ بے حیائی جیسے ڈراموں اور اشتہارات پر مشتمل ہوتا ہے' جو ایک معمولی غیرت ایمانی کے دعویداری کرنے والے کی غیرت کیلئے عبرت کا تازیانہ ہے۔ پرنٹ میڈیا کی حالت یہ کہ کتابوں، رسالوں اور مختلف موضوعات پر مشتمل لٹریچر کیلئے کسی شاپ، اسٹیشن، اڈہ، اور ائیر پورٹ پر موجود کتابوں کے سٹال کے سامنے ایک باریش اور حیاء دار شخص کیلئے ایک منٹ رکنا بھی محال ہوتا ہے۔ خریدار کو اپنی دکان کی طرف راغب کرنے کیلئے ایسے حیاء سوز، تقریباً عریاں تصاویر والے اخبار ورسائل سامنے موجود ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر بعض معمولی غیرت والے غیر مسلم کا سر بھی شرم سے جھک جاتا ہے۔ قرآن کا حکم ہے کہ زنا کے پاس بھی نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے۔ یعنی ایسا کوئی کام نہ کرو جو زنا کا محرک اور زنا کا سبب اور باعث بن جائے غیر محرموں یعنی اجنبی عورتوں سے اختلاط، تعلق، خلوت میں ملنا، ان سے ہنسی مذاق کی گفتگو، بوس کنار، مصافحہ ان تمام حرکات کو شریعت نے حرام قرار دیا۔ مغرب اور اس سے متاثرہ آزاد خیال لوگوں کے نزدیک جائز بلکہ انسان کی بنیادی حقوق وآزادی کا جزو ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں زنا کی فحاشی عام بلکہ یہاں تک یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں لڑکا یا لڑکی کس نطفہ کی پیداوار ہے۔

اسلام کی تعلیمات: اب آیئے اسلام کی طرف جو عفت اور پاکبازی سے معمور مذہب ہے۔ مرد کے ستر (شرمگاہ)' عورت کا شرعی پردہ۔ ستر عورت کے احکام۔ پردہ، شرم وحیاء کی اہمیت وغیرہ کے احکام قدم قدم پر رہنمائی کرنے کیلئے موجود ہیں۔ زنا جیسی فحاشی کے اسباب وعوامل روکنے کے سلسلہ میں قرآن وحدیث جن دلائل سے بھرے پڑے ہیں انشاء اللہ اس موضوع پر کسی وقت مستقل معروضات پیش کروں گا۔

فواحش کے اسباب: کیونکہ فحشا اور منکرات میں مبتلا ہونے کے عام طور پر تین اسباب ودواعی ہوتے ہیں۔ آپ نے مشہور مقولہ سنا ہوگا جسکے تین الفاظ اور ہر لفظ کی ابتداء زاء سے ہوتی ہے۔ زن' زر' زمین۔ ان تینوں یا ان میں سے بعض کے حاصل کرنے کیلئے انسان، شرافت، اخلاق، رواداری، جائز وناجائز، نیکی اور گناہ کے تمام حدود پامال کر دیتا ہے انہی فواحش کا دوسرا نام معاصی ومنکرات ہیں۔

محترم حضرات! اللہ ہم اور آپ سب کو گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رکھے۔ جو اس کا شیطانی ذائقہ ولذت حاصل کر لے پھر اپنے آپ کو مزید گناہ کے کاموں سے بچانے کیلئے سخت محنت کرنی پڑے گی جس طرح بدن کی بے شمار بیماریوں میں کسی ایک میں مبتلا ہونے پر فکر مند' اندیشہ لاحق ہونا طبعی امر ہے حالانکہ دنیاوی بیماری کا ضرر گناہوں کے روحانی بیماریوں کے مقابلہ میں معمولی کیا؟ اسکی کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان فحشاء اور منکرات سے احتراز اور بچنے کے اسباب وعوامل

جاننے اوران پرعمل کرنے سے ہم بالکل غافل ہیں حالانکہ ہر وہ قول وفعل جسمیں اللہ کی نافرمانی اور انسان کو دوزخ کا ایندھن بننے کا ذریعہ بنے وہ فحش، منکراور معاصی کے زمرہ میں داخل ہے۔

دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت: گناہوں اور فحشاء کے قریب نہ جانے کا صرف یہ مقصد نہ لیا جائے کہ اوروں کو منع کرنے کا فریضہ تو ادا کیا جائے اور خود نفس امارہ بالسوٗ جو کہے اس پر عمل کرلے۔ ایسے شخص کا انجام خطبہ کے ابتداء میں حضرت اسامہؓ نے آنحضرت ﷺ سے جو روایت ذکر فرمائی صرف اوروں کو گناہ سے بچنے کی وعظ ونصیحت اور خود گناہوں کا رسیا ہونا۔ ہم سب کیلئے عبرت کا لرزا دینے والا واقعہ ہے۔ ایسے شخص کی مذمت کرتے ہوئے حق تعالیٰ جلالہٗ نے اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا اتا مرون الناس بالبرو تنسون انفسکم یعنی کیا تم اوروں کو نیکی کی ترغیب دے کر خود کو بھلا بیٹھے ہو اور "یاایھا الذین آمنو لم تقولون مالا تفعلون" اے ایمان والو اور لوگوں کو ایسی باتوں (نیکی) کی طرف بلا کر خود نیکی پر عمل نہیں کرتے۔ ربّ ذوالجلال ہمیں اور آپکو ان وعیدات سے محفوظ فرما کر ہر قسم کے فحشاء اور منکرات جو لاتعداد ہیں سے مصئون وما مون رکھے

بے حیائی کے ترویجی ادارے:

معزز دوستو! آپ حضرات مجھ سے زیادہ باخبر ہیں کہ کلمہ شھادۃ کے نام پر حاصل کردہ خداداد ملک پاکستان ان دنوں کن مشکلات اور بحرانوں میں گھرا ہوا ہے۔ بے روزگاری کی شرح روز بروز بڑھ رہی ہے۔ لوگ مہنگائی کیوجہ سے نہ صرف خود بلکہ بچوں سمیت خودکشیوں اور بچوں کو بیچنے کے واقعات روزانہ میڈیا کی زینت بن رہے ہیں۔ معاشی، سیاسی اور امن و امان کی صورتحال نے ملک کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں لوڈشیڈنگ، حکمرانوں کی کرپشن عروج پر ہے۔ جس کا بس چلے اس دھرتی سے سرمایہ سمیت ہجرت کرنے پر مجبور، ڈاکہ زنی اور اغواء کا ہر طرف راج ہے۔ جبکہ دوسرے طرف اس خطہ پاک کے مسلمانوں پر دین وایمان، غیرت وحیاء پر ڈاکہ ڈالنے والے چاروں طرف سے حملہ زن ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کا دور دورہ ہے الیکٹرک پرنٹ میڈیا حتی کہ ضرورت کی اشیأ کے ڈبے، دکانوں سڑکوں اور بازاروں میں لگے ہوئے سائن بورڈ پر لگائے گئے تصاویر بے حیائی پر مشتمل ہیں۔ ملٹی نیشنل، اور مقامی کمپنیوں کے ٹی وی پر دکھائے جانے والے اشتہارات، بے حیائی پر مشتمل مردوزن کے مخلوط محافل ومجالس، مسلم معاشرہ اور اسلامی ملک کے لئے تباہ کن زہر سے کم نہیں۔ حالانکہ عالمگیر مذہب اسلام کے تعلیمات اور قرآن وسنت کے صریح احکامات جو پاکیزگی۔ عزت وابرو کے احترام اور پاک دامنی کے بلند اسلامی اقدار پر مبنی ہے، حیاء سوز اور تباہ کن اخلاق اور فحاشی سے بچنے پر شدت سے زور دے رہے ہیں۔ کاش آج کے مسلمان مغرب کی اندھی تقلید ترک کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل کی طرف واپس آجائیں۔ تو اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی، مشکلات کے سیلاب سے بچنا ممکن نہیں بلکہ یقینی طور پر یہ ملک اسلامی معاشرہ پر مبنی ملک دینوی لحاظ سے بھی ترقی یافتہ ممالک کے صف اول میں شامل ہو کر بہترین نمونہ بن سکتا ہے۔ شومئی قسمت کہ غیروں کی نقالی میں نہ ہم اسلامی اقدار

کو اپنا سکے اور نہ غیر مسلموں میں عزت وعظمت کا مقام حاصل کر سکے۔ اسکے بجائے پوری امت مسلمہ بے حیائی، فحاشی جو بدترین گناہوں کی جڑیں ہیں میں مبتلا ہو کر رب العزت کے وعید کے حقدار ٹھہرے فرمان باری تعالیٰ ہے:''ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنولھم عذاب الیم فی الدنیا والآ خرة واللہ یعلم وانتم لاتعلمون''

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ مسلمانوں میں فحاشی کو عام کرنا اور پھیلانا چاہتے ہیں تو ان کے لئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'' حیاء جو ایمان کی اہم شاخ ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے''الحیاء شعبة من الا یمان ''اور''لا ایمان لمن لاحیاء'' اور''اذا لم یستحیی فاصنع بماشئت یعنی جب حیاء ختم ہو جائے جو چاہو کرو جسے ایمان اور طمانیت اور کفار کے تسلط سے نجات مل سکتی ہے دنیا کی کونسی مصیبت ہے جس سے ہم محفوظ ہیں؟ یہ تو اللہ کے فرمان کے مطابق دنیا کی سزا ہے اگر پھر بھی راہ راست پر نہ آئے تو آخرت میں جو کچھ ہونا ہے اس کا علم اللہ ہی کو ہے

شرف انسانیت:

محترم دوستو! اب مختصر انداز سے تلاوت شدہ آیت میں پانچویں منکر یا جرم جو مسلمان کو قتل کرنے سے منع کرنے کا ہے ذکر کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ جل جلالہ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دیتے ہوئے ان کے بارہ میں فرمایا''ولقد کرمنا بنی آدم و حملنا ھم فی البروالبحر'' یعنی بنی آدم کو حسن صورت نطق، تدبیر اور عقل وحواس دیئے جن سے دینوی واخروی نفع اور نقصان کو پہچانتا ہے اچھے برے کا فرق کرتا ہے جدھر چاہے ترقی کے راستے اس پر کھلے ہیں۔ سمندروں، پہاڑوں اس طرح بے پناہ انعامات دے کر تمام چیزوں کو اسکے لئے اسکا مسخر بنا دیا۔ دوسرے جگہ ارشاد فرمایا۔ ''و نفخت فیہ من روحی'' روح کی اضافت اللہ نے اپنی طرف صرف انسان کی اکرام، شرافت اور انسانی روح کے امتیاز دیگر مخلوقات سے ظاہر کرنے کیلئے فرمائی اور پھر تمام مخلوقات، انسانوں اور امتوں میں امت محمدی ﷺ کو''کنتم خیر امة'' بہترین امت کے لقب سے نوازا اللہ جل جلالہ کے علم ازلی میں پہلے سے ہی یہ مقدر تھا جسکی خبر بعض سابقہ انبیاء کو بھی دی گئی تھی جس طرح سردار انبیاء ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں آپ کی امت بھی تمام اقوام وامتوں پر سبقت لے جائے گی۔ اسکا وجود ہی اسلئے ہوگا کہ دوسرے کی خیر خواہی کرے۔

مسلمان کی عزت واحترام:

محترم حاضرین! سارے کائنات اور مخلوق میں محبوب مخلوق انسان اور ہزاروں لاکھوں ماں باپ کی محبت سے زیادہ محبت اللہ جل جلالہ کی ایک مسلمان کے ساتھ ہے۔ اسلئے بے شمار آیات واحادیث میں مالک کون ومکان اور رحمة للعالمین نے اپنے مخاطبین کو بار بار تاکید کی کہ مسلمان وہ ہے جسکے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کی جان مال محفوظ ہیں قران نے صرف تین مواقع پر مسلمان کو جان سے مارنے کی اجازت دی ہے ارشاد نبوی ہے: عن عبداللہ بن مسعود قال قال

رسول ﷺ لایحل دم امری مسلم یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله الا باحدیٰ ثلاث النفس والثیب الزانی والمارق لدینه التارک للجماعة (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ مسلم انسان کی جو اس بات کی گواہی دے کہ صرف اللہ ہی معبود ہے اسکے علاوہ اور کوئی نہیں اور بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اسکا خون بہانا جائز نہیں البتہ اگر ان تین باتوں سے ایک موجود ہو (۱) عمداً قصداً قتل کرنا جسکی کوئی وجہ نہ ہو اسمیں قصاص ہے اسکو حق ہے کہ قاتل سے شریعت کے مطابق بدلہ دے (۲) شادی شدہ مسلمان، مکلف اور آزاد کا زنا کرنا۔ اسکو رجم یعنی سنگ سار کیا جائے۔ (۳) جو مسلمان دین سے مرتد ہو جائے اسکو قتل کرنا جائز ہے۔ اس طرح حضرت عمرؓ سے نقل ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک کوئی مسلمان ناحق قتل کا مرتکب نہ ہو وہ اپنے دین کے رحم و کرم، سہولتوں وسعت و کشادگی میں رہتا ہے۔ خون ناحق سے اسپر تنگی مسلط ہو جاتی ہے اور یہ آدمی بھی ان لوگوں کے جماعت میں شامل ہو جاتا ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عذاب سے بچائے۔ یہ جان تو ہر چیز کی طرح محبوب امانت ہے جسمیں تصرف وہ ہوگی جس کی اللہ نے اجازت دی ہو اسی وجہ سے رب کائنات نے فرمایا" انه من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الا رض فکانما قتل النا س جمیعاً و من احیا ها فکانما احیا النا س جمیعا" ترجمہ: جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلا وجہ جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا (بچایا) ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا یعنی بچایا سب لوگوں کو۔

مسلمانوں کی تباہی میں میڈیا کا کردار:

محترم دوستو! مسلمان کے جان و مال کی اہمیت پر اگر گھنٹوں بات کیجائے حق ادا نہ ہوگا۔ مگر ہائے افسوس کہ آج اگر ارزاں ترین چیز ہے تو وہ انسان کی جان ہے۔ زر، زن، زمین کی بات کو تو اب مسلمان بھلا چکے ہیں اخبار اٹھائیں الیکٹرانک میڈیا میں نوے فیصد خبریں مسلمانوں کے معمولی معمولی باتوں پر مارنا ہے اور اب تو اگر ایک گھر میں سب مرد و زن اور بچوں کو مارنے کی ہولناک خبریں بھی ہم لوگ معمول سمجھ کر اسے پڑھنا ہی گوارا نہیں کرتے اور نہ فکر اور غم ہے۔ خون مسلم کی ہولی اگر ایک طرف کفار کھیل رہے ہیں۔ تو دوسری طرف بیٹے کا ماں باپ کو' اپنے رشتہ داروں وعزیز اقارب' شوہر کا بیوی کو قتل کرنا ایک محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ اور اس طرح ہم نے اسے گناہ سمجھنا چھوڑ دیا ہے جسکی وجہ سے ہم سب تباہی و بربادی، کفار کیلئے سجا ہوا دستر خوان بن گئے، آیت کریم میں اس آخری اور خطرناک حکم سے منع فرمایا گیا شہر شہر ٹارگٹ کلنگ، دیہات کا یہی حال، بازار گلیوں کی یہی صورت اللہ تعالیٰ ہم سب امت مسلمہ کو ان پانچوں جرائم سے بچنے کی توفیق دے۔ حکومت نام کی کوئی شئی نہیں۔ مسلمانوں نے بھی اسلامی اقتدار کا بہترین درس جو رحمت اور شفقت کا تھا بالائے طاق رکھ دیا۔